عورت کے رحم سے خارج ہونے والی رُطوبت (secretions) کا حکم

حكم الإفرازات التي تخرُج من رحِم المرأة

« باللغة الأردية »

شیخ محمد صالح المنجد۔ حفظہ اللہ۔

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہاؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2015 – 1436
IslamHouse.com

عورت کے رحم سے خارج ہونے والی رُطوبت(secretions) کا حکم

عورت کے رحم سے خارج ہونے والی رُطوبت(secretions) کا حکم

سوال:

بعض اوقات میں محسوس کرتی ہوں کہ انڈر وئیر پر(transparent secretions) شفاف پانی سا لگا ہے جس کے خارج ہونے کا مجھے احساس تک نہیں ہوتا، کیا اس حالت میں نماز ادا کرنا جائز ہے، اور اگر جائز نہیں تو کیا انڈر وئیر تبدیل کر کے وضو دوبارہ کرنا ہوگا؟

الحمدللہ:

اس خارج ہونے والی رُطوبت کے بارے میں کلام دو مسئلوں میں ہوگی:

پہلا مسئلہ:

کیا یہ طاہر ہے یا نجس؟

ابو حنیفہؒ اور امام احمدؒ اور امام شافعیؒ سے ایک روایت- جسے امام نوویؒ نے صحیح کہا ہے - یہ ہے کہ یہ طاہر ہے.

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے، اللہ سب پر رحم فرمائے.

چنانچہ شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ (الشرح الممتع: 457/1) میں کہتے ہیں:

"اور جب یہ- یعنی خارج ہونے والا مادہ (رطوبت) - عضو تناسل کے راستے سے ہو تو یہ پاک ہے، کیونکہ یہ کھانے پینے کے فضلات سے نہیں، لہذا یہ پیشاب نہیں ہے، اور اصل اس کا نجس نہ ہونا

ہی ہے حتیٰ کہ اس کی کوئی دلیل مل جائے،اور اس لئے بھی کہ اس کے لئے یہ لازم نہیں کہ جب وہ اپنی بیوی سے جماع کرے تو اپنا عضو تناسل دھوئے، اور جب کپڑوں کو لگ جائے تو کپڑا دھوئے،اور اگر یہ (رطوبت) نجس ہوتی تو پھر اس سے یہ لازم آتا کہ منی بھی نجس ہو کیونکہ وہ اس سے لتھڑتا ہے"

اھ-

دیکھیں المجموع(1 / 406) ،المغنی لابن قدامہ(2 / 88).

اس بناپر،اگر یہ رطوبت لگ جائے تو کپڑے دھونا یا اسے تبدیل کرنا واجب نہیں ہوگا۔

دوسرا مسئلہ:

کیا اس مادہ اور رطوبت کے خارج ہونے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں ؟

اکثر علماء کے ہاں اس سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے.

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے، حتٰی کہ وہ فرماتے ہیں:

"میری طرف اس کے علاوہ جو قول منسوب کیا جاتا ہے وہ صحیح نہیں، اور ظاہر یہ ہوتا ہے کہ میرے اس قول سے کہ یہ طاہر ہے وہ یہ سمجھ بیٹھا ہے کہ اس سے وضوء نہیں ٹوٹتا" اھ-

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (11 / 287).

اور ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ:

"بعض عورتوں کا یہ اعتقاد رکھنا کہ اس سے وضوء نہیں ٹوٹتا تو میرے علم کے مطابق سوائے ابن حزمؒ کے قول کے علاوہ اس کی کوئی دلیل واصل نہیں ہے"ا.ھ-

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (11 / 285).

لیکن .. اگر یہ رطوبت عورت سے مسلسل خارج ہوتی ہو تو وہ ہر نماز کے لیے نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد وضو کرے گی، اور اس کے بعد اس رطوبت کے نکلنے سے اسے کوئی نقصان نہیں ہو گی، گرچہ نماز ہی میں کیوں نہ ہو۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اگر مذکورہ رطوبت اکثر اوقات میں مستمر رہتی ہو تو جس عورت سے بھی یہ رطوبت خارج ہو وہ استحاضہ والی عورت، اور مسلسل پیشاب کی بیماری میں مبتلا شخص کی طرح ہر نماز کے لیے نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد وضو کرے، لیکن اگر یہ رطوبت بعض اوقات خارج ہوتی ہو۔ مسلسل نہیں نکلتی - تو اس کا حکم پیشاب کا ہے جب بھی یہ رطوبت خارج ہو گی وضوء ٹوٹ جائیگا چاہے نماز میں ہی ہو " اھ۔

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز(۱۰/130).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (37752) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب